بچوں میں سی۔اے۔ایچ کی بیماری

تحریر وتصنیف: ڈاکٹر جی ایل وارن

رائل چلڈرن ہسپتال، وکٹوریہ، آسٹریلیا

اردو ترجمہ:

پروفیسر سید جمال رضا

ڈاکٹر محسنہ ابراہیم

ڈاکٹر حسانہ ندیم

بچوں میں سی۔اے۔ایچ کی بیماری

تحریر وتصنیف: ڈاکٹر جی ایل وارن

رائل چلڈرن ہسپتال، وکٹوریہ، آسٹریلیا

اردو ترجمہ:

پروفیسر سید جمال رضا

ڈاکٹر محسنہ ابراہیم، ڈاکٹر حسانہ ندیم

تو آپ کے بچے کو (CAH) کی بیماری ہے؟

کیا یہ بہت خطرناک بات ہے؟

Congenital Adrenal Hyperplasia (CAH) ایک بہت عام بیماری نہیں ہے۔ مگر اچھی بات یہ ہے کہ اس بیماری کو اب کافی اچھی طرح سمجھا جا چکا ہے اور اس کا مناسب علاج بھی موجود ہے۔ جن لوگوں کو یا بچوں کو (CAH) ہو، وہ علاج کی مدد سے صحت کے ساتھ ایک بہترین زندگی گزار سکتے ہیں اور اپنی طبعی عمر کو پہنچ سکتے ہیں۔ اگر اس بیماری کا علاج باقاعدگی سے ہو تو وہ اپنی روزمرہ کی زندگی بھی نارمل طریقے سے گزار سکتے ہیں یعنی شادی، بیاہ اور بچے وغیرہ۔ البتہ دوائیں ان کی زندگی کا ایک حصہ رہیں گی تاہم یہ دوائیں آسانی سے دستیاب ہیں اور بہت زیادہ مہنگی بھی نہیں ہیں۔ ایسی بہت سی بیماریاں ہیں جو (CAH) سے کہیں زیادہ خراب ہیں (CAH) ایک بیماری ضرور ہے مگر معذوری نہیں۔ اس بیماری کے بارے میں معلومات کے لیے دوسرے والدین بھی جن کے بچوں کو یہ بیماری ہے، آپ کی مدد کر سکتے ہیں ان والدین سے رابطہ کرنے کے لیے آپ کے ڈاکٹر بھی آپ کی بھرپور مدد کر سکتے ہیں۔

Congenital Adrenal Hyperplasia (CAH) کیا ہے؟

(CAH) تین الفاظ کا مخفف ہے۔ پہلے لفظ (Congenital) کا مطلب ''پیدائشی'' ہے دوسرا لفظ (Adrenal) اس غدود کا نام ہے جو گردے سے اوپر موجود ہے اور ہارمونز (hormones) بناتا ہے۔ اس کے بارے میں ہم آپ کو آگے

بتائیں گے۔تیسرا لفظ (Hyperplasia) اس غدود کے (Size) یعنی مقدار بڑھنے کی طرف نشاندہی کرتا ہے جو اس بیماری کا ایک حصہ ہے۔یعنی CAH ایک ایسی پیدائشی ہارمونز کی بیماری ہے جس میں Adrenal غدود کا size بڑھ جاتا ہے۔

ہارمونز کیا ہوتے ہیں؟

ہارمونز ہمارے جسم میں پیدا ہونے والی خاص رطوبت کو کہتے ہیں۔ یہ جسم کے خاص غدود یا گلینڈ سے پیدا ہوتے ہیں اور کسی اور حصے پر جا کر اثر کرتے ہیں مثال کے طور پر انسولین ہمارے جسم کے خاص غدود لبلبے سے پیدا ہوتی ہے اور پورے جسم کے خلیوں پر اثر کرتی ہے تا کہ وہ گلوکوز استعمال کرسکیں ۔سی۔اے۔ایچ یا ایڈرینل ہارمونز کی بیماری میں دو غدود اہم ہیں ایک ایڈرینل گلینڈ اور دوسرا دماغ کا گلینڈ۔

Adrenal Glands ایڈرینل گلینڈز کیا ہیں؟

ایڈرینل غدود یا گلینڈ تکونی شکل کے گوشت کے اعضاء ہیں جن کا سائز اخروٹ کے برابر ہوتا ہے اور یہ گردوں کے اوپر کمر کے حصے میں پیچھے کی طرف واقع ہوتے ہیں۔ یہ غدود ایسے اہم ہارمونز بناتا ہے جن کے بغیر زندگی ناممکن ہے۔ یہ ہارمونز انجکشن یا گولیوں کی شکل میں میسر ہیں اسلئے یہ قدرتی ہارمونز کے نعم البدل کے طور پر استعمال ہوسکتے ہیں ایسے بچے جن کو سی اے ایچ (CAH) کی بیماری ہوتی ہے ان کے ایڈرینل گلینڈ کے ہارمونز بنانے کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے۔

ایڈرینل گلینڈ کا دماغ سے کنٹرول:۔

ایڈرینل گلینڈ کا کنٹرول دماغ کے حصے میں واقعہ ایک اور غدود جس کو Pituitary gland یا دماغی غدود کہتے ہیں سے

ہوتا ہے۔ جب ایڈرینل گلینڈ اپنا خصوصی ہارمونز یعنی "Cortisol" کارٹی سول نہیں بناتے تو یہ دماغی غدود اسے ایک اور ہارمون ACTH کے ذریعے پیغام بھیجتا ہے کہ اس ہارمون یعنی کارٹی سول کو بڑھایا جائے اور جب یہ کارٹی سول زیادہ مقدار میں ہو تو یہ ACTH کا سوئچ بند ہو جاتا ہے اور ایڈرینل گلینڈ آرام کرتا ہے۔ عام طور پر یہ توازن برقرار رہتا ہے۔

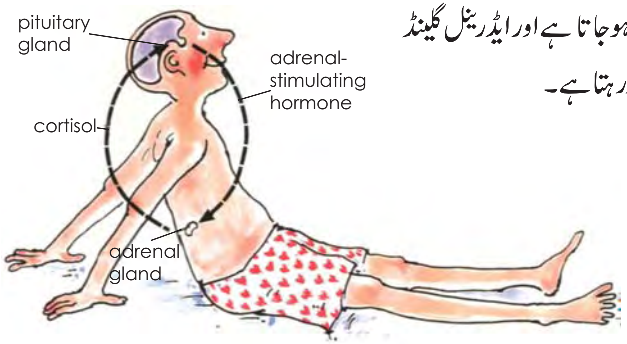

ایڈرینل ہارمونز اور ان کے کام:

ایڈرینل غدود عموماً تین قسم کے ہارمونز بناتا ہے۔ جن کے مختلف کام ہیں۔

(۱) کارٹی سول (Cortisol) : یہ ہارمونز ہماری زندگی کے لیے بہت ضروری ہے یہ ہمارے جسم کو بیماری یا چوٹ کے اثرات سے بچاتا ہے۔ اس ہارمون کی کمی سے جسم میں بیماری یا چوٹ کے دوران بلڈ پریشر کی شدید کمی کا شکار ہو کر مریض شاک (shock) میں چلا جاتا ہے لیکن اگر یہ نارمل ہو تو ایسا نہیں ہوتا۔

(۲) نمکیات کنٹرول کرنے کے ہارمونز (Salt retaining hormone) : یہ ہارمونز جسم کے نمکیات کو کنٹرول کرتا ہے۔ اور پوٹاشیم اور سوڈیم کو جسم میں متوازن رکھتا ہے۔ اگر یہ ہارمونز نہ بنیں تو جسم میں پانی اور نمکیات کی کمی واقع ہو جاتی ہے اور سوڈیم کی کمی اور پوٹاشیم کی زیادتی ہو کر ان کا توازن بگڑ جاتا ہے جو زندگی کے لیے خطرے کا باعث ہو سکتا ہے۔

(۳) مردانہ ہارمونز یا انڈروجنز (Androgen) : اگرچہ ان ہارمونز کا نام ''مردانہ ہارمونز'' ہیں لیکن یہ مختلف مقدار میں لڑکوں اور لڑکیوں دونوں میں موجود ہوتے ہیں لڑکیوں میں ان کا کام ابتدائی نشونما میں مدد دینا ہے۔

اب اگر ہم مندرجہ ذیل تصویر دیکھیں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اگرچہ یہ تین مختلف قسم کے ہارمونز ہیں مگر یہ تینوں ایک ہی قسم کے خام مال یعنی کولیسٹرول (Cholesterol) سے بنتے ہیں۔ یہ کولیسٹرول ہمارا جسم خود بھی بناتا ہے اور اسے غذا

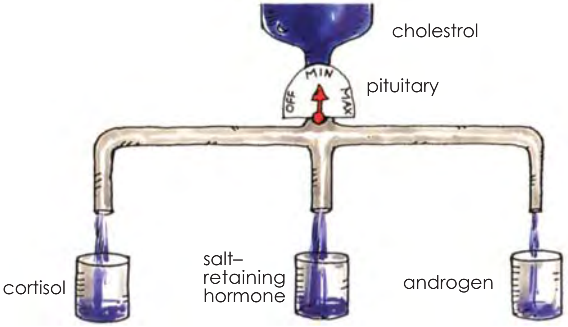

سے بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔
اس تصویر میں آپ کو مثال کے ذریعے یہ بات سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے کہ یہ ہارمونز کیسے بنتے ہیں ۔ یہاں کولیسٹرول ایک پانی کے ذخیرہ کی طرح دکھایا گیا ہے جو پائپ کے ذریعے تین مختلف ہارمونز بنا رہا ہے۔ جسم میں یہ ہارمونز بننے کا عمل کچھ خاص کیمیکل سے ہوتا ہے جن کو انزائمز (enzymes) کہتے ہیں۔ یہ انزائمز ہارمونز بننے کے لیے اسی طرح مددگار ثابت ہوتے ہیں جیسے خمیر روٹی کے لیے۔

CAH انزائمز کی کمی

اوپر دی گئی معلومات کے ساتھ اب آپ کو یہ سمجھنا آسان ہوگا کہ CAH کی بیماری کی صورت میں کیا خرابی ہوتی ہے۔
جیسا کہ ہم نے ابتدا میں بتایا کہ CAH ایک پیدائشی بیماری ہے اور جن بچوں کو یہ بیماری ہے ان کے اندر وہ انزائمز نہیں ہوتے جو کارٹی سول اور نمکیات کنٹرول کرنے کے ہارمونز بنانے کے لیے درکار ہیں۔
لہذا اب اگر آپ مندرجہ ذیل تصویر کی طرف دیکھیں اور اسے پچھلی تصویر سے موازنہ کریں تو یہ واضح ہوتا ہے کہ یہاں دو پائپ جو (کولیسٹرول اور نمکیات کنٹرول کرنے والے ہارمونز بنا رہے ہیں) بند ہیں۔ جس کی وجہ ان انزائمز کی عدم موجودگی ہے جو کہ ان کو بنانے کے لیے درکار ہیں۔

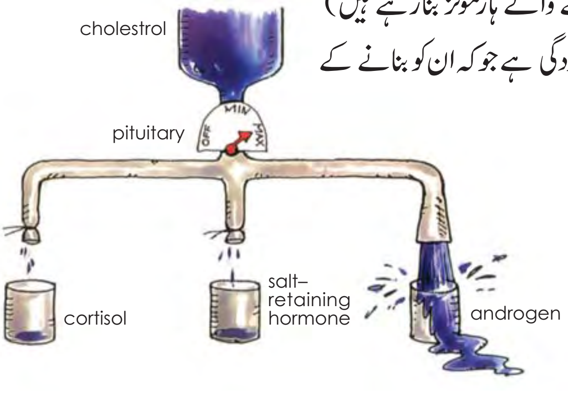

جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے کہ کارٹی سول کی عدم موجودگی دماغی غدود کو یہ پیغام دیتی ہے کہ جسم میں کارٹی سول موجود نہیں ہے اس

کے جواب میں دماغی غدود ACTH زیادہ مقدار میں بھیجتا ہے جو کارٹیسول بنانے کی کوشش میں ذخیرہ میں کولیسٹرول (Cholesterol) بڑھا دیتا ہے۔جس سے ایک تو ایڈرینل گلینڈ کا size بڑھ جاتا ہے (Adrenal Hyperplasia) اور دوسرا دونوں پائپ بند ہونے کی وجہ سے یہ تمام فاضل کولیسٹرول مردانہ ہارمونز (Androgen) بنانے لگتا ہے۔

یعنی CAH کی صورت میں تین خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔

(۱) کارٹی سول کی کمی
(۲) نمکیات کنٹرول کرنے والے ہارمونز کی کمی
(۳) Androgen یعنی مردانہ ہارمونز کی مقدار میں اضافہ

سی اے ایچ کی اقسام:

CAH سی اے ایچ کی بیماری دوطرح کی ہوتی ہے۔

(۱) نمکیات ضائع نہ ہونے والی 20%
(۲) نمکیات ضائع ہونے والی 80%

نمکیات ضائع نہ ہونے والی قسم:

CAH کے ایسے بچے جن میں نمکیات ضائع نہ ہونے والی بیماری ہوتی ہے بظاہر تندرست ہوتے ہیں مگر Androgen کی زیادتی کی وجہ سے جنسی اعضاء کے مسائل کا شکار ہوسکتے ہیں۔
یہ لڑکیاں جن کو یہ بیماری لاحق ہوتی ہے ان کے جنسی اعضاء میں مردانہ تبدیلیاں رونما ہونے لگتی ہیں جو اکثر اوقات پیدائش سے ہی نظر آنے لگتی ہیں۔جن کی شدت مختلف ہوسکتی ہے۔اگر یہ تبدیلی شدید نوعیت کی ہوتو بعض اوقات پیدائش کے وقت ان کی جنس sex کا تعین مشکل ہوجاتا ہے اور یہ واضح نہیں ہوتا کہ یہ بچہ لڑکا ہے یا لڑکی۔ یہ غیر مبہم صورتحال پیدائش کے

وقت والدین کے لیے بے انتہا پریشانی کا باعث بنتی ہے جس سے والدین ذہنی خلفشار کا شکار ہو جاتے ہیں۔ کئی مرتبہ اس بات کے لیے ماں کو موردِ الزام ٹھہرایا جاتا ہے یا کسی جنات کی کارستانی یا عمل کا نتیجہ سمجھا جاتا ہے اور والدین اس کا باقاعدہ علاج کرانے کے بجائے پیروں، فقیروں اور مزاروں کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ کئی دفعہ اس صورت میں انہیں ہیجڑا بھی سمجھا جاتا ہے اور انہیں اس گروہ کے حوالے کر دیا جاتا ہے جبکہ ان معلومات سے آپ یہ باآسانی سمجھ سکتے ہیں کہ یہ انزائمز کی کمی سے ہوا ہے جو قابلِ علاج ہے۔

لڑکوں میں یہ بیماری پیدائشی مسائل پیدا نہیں کرتی تاہم اینڈروجنز Androgen کی زیادتی سے وہ قبل از وقت (عموماً تین سے پانچ سال کی عمر میں) بلوغت میں داخل ہو جاتے ہیں۔

نمکیات کا ضیاع اور ایڈرینل کرائیسس:

ان بچوں میں مندرجہ بالا بیان کی ہوئی جنسی تبدیلیوں کے علاوہ دوسرا مسئلہ نمکیات کی کمی کا ہوتا ہے ہارمونز کی عدم موجودگی کی وجہ سے نمک کی بڑی مقدار پیشاب میں ضائع ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے پانی کی کمی، لو بلڈ پریشر اور الٹیاں ہوتی ہیں جس سے سوڈیم کلورائیڈ اور شوگر کی مقدار کم ہو جاتی ہے اور اسے ایڈرینل کرائیسس adrenal crisis کہتے ہیں۔ فوری اور مناسب علاج نہ ہونے کی صورت میں یہ جان لیوا بھی ثابت ہو سکتا ہے۔

CAH کا علاج:

CAH ایک نہ ختم ہونے والی بیماری ہے اور یہ ساری زندگی انسان کے ساتھ رہتی ہے اس کی بنیادی خرابی یعنی انزائمز کی کمی کسی صورت دور نہیں کی جاسکتی تاہم ان ہارمونز کی کمی کو دواؤں سے پورا کیا جاسکتا ہے۔

CAH کی ادویات

بنیادی طور پر دوقسم کی ادویات دی جاتی ہیں۔

ا۔ Hydrocortisone جو گولیوں کی شکل میں ہوتی ہے اور کارٹی سول کے نعم البدل کے طور پر دی جاتی ہے۔ یہ گولیاں 10 mg/20 mg کی مقدار میں دستیاب ہیں ان کی صحیح مقدار کی پیائش وزن کے حساب سے کی جاتی ہے اور عموماً دن میں دو سے تین مرتبہ استعمال کی جاتی ہے۔

۲۔ Fludrocortisone یہ بھی گولیوں کی شکل میں ہوتی ہے جو کہ نمکیات کو کنٹرول کرنے والے ہارمونز کے نعم البدل کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔

ادویات کی مقدار

ادویات کی صحیح مقدار ایک بچے سے دوسرے بچے میں مختلف ہوتی ہے جو آپ کا معالج ہی تجویز کرتا ہے اور وہ یہ کام خون اور پیشاب کی رپورٹس اور بچے کی نشو ونما، بلڈ پریشر کو مدنظر رکھ کر تجویز کرتا ہے۔ جیسے جیسے بچہ بڑا ہوتا ہے دوا کی مقدار میں اضافہ کرنا پڑتا ہے اور کچھ خاص حالات میں ہائیڈروکارٹی سون کی مقدار بڑھانی پڑتی ہے۔

دوا کی مقدار کب بڑھانی ہے؟

(ا) جب آپکا بچہ بیمار ہوتا ہے خاص طور پر اگر اسے تیز بخار (101°F) ہو۔

(۲) اگر آپکے بچے کو کسی بھی وجہ سے کوئی بھی آپریشن کروانا پڑتا ہے تو اسے ہائیڈروکارٹی سون کے انجکشن لازمی لگوانے چاہئیں اگر ایسا نہ کیا جائے تو خدانخواستہ موت بھی واقع ہوسکتی ہے۔

(۳) اگر آپ کے بچے کو الٹی یا جلاب کی بیماری ہوجاتی ہے۔

ہائیڈروکارٹی سون کی مقدار عام چوٹ یا چھوٹے چھوٹے زخم کی صورت میں دگنی کرنے کی ضرورت نہیں ہے ہاں اگر چوٹ بہت شدید ہے جیسے ہاتھ یا ٹانگ کا فریکچر اس میں مقدار زیادہ کرنی پڑتی ہے ذہنی دباؤ یا ٹینشن مثال کے طور پر امتحان کے دنوں میں دواؤں کی مقدار بڑھانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

CAH کچھ خاص مشورے:

ہائیڈروکارٹی سون کی زیادہ مقدار کتنی ہونی چاہیے؟

عام حالات کے مقابلے میں ہائیڈروکارٹی سون کی مقدار دوگنی دینی چاہیے۔ایسے حالات جن میں ہائیڈروکارٹی سون کے انجکشن لگتے ہیں مقدار کا تعین آپ کا معالج کرے گا۔

کچھ خاص ہدایات

(۱) CAH کے مریضوں کو گلے میں ایک کارڈ یا ہاتھ میں کڑا یا بریسلٹ پہننا چاہیے جن پر لکھا ہو کہ ایمرجنسی کی صورت میں ہائیڈروکارٹی سون دیں۔

(۲) اگر آپ کو کہیں جانا ہے تو اپنے معالج سے یہ لکھوا کر لے کر جائیں کہ آپ کے بچے کو کیا مسائل ہیں اور ایمرجنسی کی صورت میں کیا کرنا ہے۔

ادویات کے مضر اثرات

کیا کارٹی سون کی دوا خطرناک ہے؟

کارٹی سون ایک مؤثر دوا ہے جو دمہ، گٹھیا (جوڑوں کا درد) اور دیگر بیماریوں میں دگنی مقدار میں دی جاتی ہے اور طویل المدت علاج کی صورت میں اس کے مضر اثرات ظاہر ہوتے ہیں جس میں وزن کا بڑھنا، بلڈ پریشر، چہرے پر سوجن اور غیر ضروری بالوں کا نمایاں ہونا شامل ہے۔

تاہم CAH کی بیماری کی صورت میں دوائیں بہت کم مقدار میں دی جاتی ہیں لہذا یہ مضر اثرات ان بچوں میں ظاہر نہیں ہوتے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ دوائیں ان بچوں میں دوا کے طور نہیں دی جاتیں بلکہ یہ وہ ہارمونز ہیں جو ہمارے جسم میں قدرتی طور پر اسی مقدار میں موجود ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس بیماری کی وجہ سے ان بچوں میں یہ ہارمونز نہیں بن سکتے لہذا یہ دوائیں صرف قدرتی ہارمونز کے نعم البدل کے طور پر دی جاتی ہیں۔اسلئے ان کی موجودگی مضر اثرات کا سبب نہیں بنتی۔

CAH خون کے ٹیسٹ:

ان ٹیسٹوں کا مقصد یہ چیک کرنا ہوتا ہے کہ خون میں صحیح مقدار میں ہائیڈروکارٹی سون جا رہی ہے اور کیا اینڈروجنز زیادہ مقدار میں تو نہیں بن رہے۔ خون کے دو ٹیسٹ کروائے جاتے ہیں ایک 17OHP اور دوسرا Renin کا لیول اگر 17OHP زیادہ آتا ہے تو ہائیڈروکارٹی سون کی مقدار بڑھانی پڑتی ہے اور اگر رنین Renin کا لیول زیادہ آتا ہے تو Fludrocortisone کی مقدار بڑھانی پڑتی ہے۔

CAH کی بچیوں میں جنسی اعضاء میں تبدیلیاں:

ایسی بچیاں جن کو سی اے ایچ (CAH) کی بیماری ہوتی ہے ان کے بیرونی جنسی اعضاء میں مردانہ تبدیلیاں رونما ہو جاتی ہیں مثلاً ان کی پیشاب کی جگہ بڑی ہو جاتی ہے۔ پیشاب کا راستہ اور vagina ایک ساتھ کھل جاتے ہیں مگر ان بچیوں کے اندرونی اعضاء جیسے بچے دانی uterus اور بیضہ دانی ovary بالکل نارمل ہوتے ہیں اور یہ بڑی ہو کر بالکل نارمل عورت کی طرح بچے پیدا کر سکتی ہیں۔

CAH کی بچیوں کی سرجری:

ایسی بچیاں جن کو سی اے ایچ کی بیماری ہے اوران بچیوں کے بیرونی جنسی اعضاء میں مردانہ تبدیلیاں رونما ہو چکی ہیں ان کو آپریشن کے ذریعے نارمل کیا جاسکتا ہے۔ اس آپریشن کو ایک یا دو مرحلوں میں کیا جاسکتا ہے پہلا مرحلہ اسوقت جبکہ بچہ چند ماہ (6-8) کا ہوتا ہے جبکہ دوسرے مرحلے میں بچہ (8-9) سال کا ہو تو کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں ابتدائی مشاورت کے دوران بچوں کے سرجن سے مشورہ کرنا ضروری ہے۔

CAH کی بچیوں کی زندگی:

یہ بچیاں بالکل نارمل زندگی گزار سکتی ہیں لیکن ان کے ہارمونز کا کنٹرول ادویات کے ذریعے جاری رکھنا چاہیے اگر ادویات بند کردی جائیں تو ماہواری میں بے قاعدگی ہوسکتی ہے یا ماہواری رک سکتی ہے۔

یہ بچیاں بالکل نارمل خواتین کی طرح ماں بن سکتی ہیں البتہ ان کو نارمل پیدائش میں مسئلہ ہوسکتا ہے اسلیئے ان کے ہاں بچے کی پیدائش زیادہ تر بڑے آپریشن سے ہوتی ہے اس دوران ان کو ہائیڈروکارٹی سون کی اضافی مقدار ملنی چاہیے۔

CAH کی وراثت:

ایک موروثی مرض ہے اس مرض کا تعلق جینز (genes) میں تبدیلی سے ہے۔ یہ مرض ایک ہی خاندان کے ایک سے زیادہ افراد کو متاثر کرسکتا ہے۔ یہ genes جینز ہمارے جسم میں ایک خاص انزائم جسے 21-hydroxylase کہتے ہیں کی پروڈکشن کو کنٹرول کرتا ہے۔ اگر یہ جین خراب ہوں تو اس انزائم 21-hydroxylase کی کمی واقع ہو جاتی ہے۔

Carrier : اگر کسی شخص میں ایسے جینز genes موجود ہیں اور اس کی بیماری ظاہر نہیں ہے تو اسے carrier کہتے ہیں CAH کی بیماری کی صورت میں دونوں والدین carrier ہوتے ہیں۔

CAH کے بارے میں کچھ حقائق:

(۱) اگرکسی میاں بیوی (couple) کے ہاں ایک ایسے بچے کی ولادت ہوتی ہے جسے CAH کی بیماری ہے تو آئندہ آنے والے ہر بچے میں اس بیماری کا تناسب مندرجہ ذیل طریقہ سے ہوگا۔

25% نارمل

50% مخفی بیماری (جیسا کہ دونوں والدین ہیں)

25% CAH کی بیماری

(۲) اگر CAH کے مریض کی شادی کسی نارمل شخص کے ساتھ ہوتو اس بیماری کا چانس سو میں ایک فیصد ہے۔

(۳) اگر CAH کے مریض کی شادی ایسے ہی کسی شخص سے ہو جائے جس کو CAH ہوتو تمام بچے اس بیماری سے متاثر ہوں گے۔

CAH کی بیماری کی دوران حمل تشخیص اور علاج:

اس سلسلے میں ضروری ہے کہ جیسے ہی ماں کو علم ہو کہ وہ حمل سے ہے وہ اپنے ڈاکٹر سے رجوع کرے اور اسے اپنے CAH کے بچے کے بارے میں بتائے ان ماؤں کو فوراً ہی کچھ دوائیں شروع کی جاتی ہیں اور پھر دس ہفتوں بعد ایک ٹیسٹ کیا جاتا ہے جس کا مقصد یہ طے کرنا ہے کہ ماں کے پیٹ میں لڑکا ہے یا لڑکی اگر لڑکی ہے تو ماں کو یہ دوائیں پورے حمل کے دوران استعمال کرنی ہیں اور اگر لڑکا ہے یا آنے والا بچہ متاثر نہیں ہے تو یہ دوائیں بند کر دی جاتی ہیں۔

اگرچہ یہ علاج ابھی تحقیق کے مرحلے میں ہے لیکن اس علاج سے ماں اور بچے کو کوئی نقصان نہیں ہوتا اور یہ دیکھا گیا ہے کہ اس علاج سے 80 فیصد بچیوں کے بیرونی جنسی اعضاء میں مردانہ تبدیلیاں رونما نہیں ہوتیں۔

ہارمونز دینے کا طریقہ:

اس بات کا اطمینان کرلیں کہ آپ کے بچے کو ہارمونز روزانہ مل رہیں ہیں۔

گولیاں Tablets دینے کا ایک وقت مقرر کرلیں اور اسے اپنے روز کے معمول کا ایک حصہ بنالیں تا کہ آپ دوا دینا نہ بھولیں نوزائیدہ بچے کو گولیاں پیس (Crush) کر کے بہت احتیاط سے دینا چاہیے بچے کو بڑے ہونے کے ساتھ دوا دینا اور بھی آسان ہو جائیگا مندرجہ ذیل طریقوں سے آپ اپنے بچے کو گولیاں دے سکتے ہیں۔

(New Born) نوزائیدہ بچے کے لئے:

گولیوں کو دو چمچوں spoon کے درمیان لیں اور اسے تھوڑے سے پانی یا دودھ میں ملائیں اس محلول کو ڈراپر یا سرنج کے ذریعے بچے کے منہ میں گال اور مسوڑے کے درمیان میں ڈالیں اس بات کا اطمینان کرنے کے لئے کہ بچے کے منہ میں پوری دوا چلی گئی دوا دینے کے بعد اسی ڈراپر یا سرنج میں ذرا سا پانی لیں اور اسے بھی اپنے بچے کے منہ میں ڈال دیں دوا کے لیے سادہ پانی استعمال کریں گرم پانی کے ساتھ ہرگز نہ ملائیں۔

--یا--

اچھی طرح ہاتھ دھونے کے بعد گولیوں کو دو چمچوں کے درمیان پیس لیں پھر اپنی انگلی کے پوروں (finger tips) کو پہلے پانی میں ڈبوئیں اور پھر پسی ہوئی گولیوں میں ڈالیں اس طرح دوا آپ کی انگلی میں لگ جائے گی اب اپنی انگلی کو بچے کے منہ میں ڈال دیجئے اور اسے انگلی پر سے دوا چوسنے دیں پھر دوبارہ انگلی کو پسی ہوئی گولیوں میں ڈالیں اور بچے کے منہ میں دیں تا کہ وہ اسے چوس لے یہ عمل اس وقت تک کرنا ہے جب تک ساری دوا ختم نہ ہو جائے دوا دینے کے بعد بچے کو ذرا سا پانی بھی دیں تا کہ دوا اندر چلی جائے۔

چھ مہینے سے بڑے بچے کیلئے:

جب آپ کا بچہ ٹھوس غذا لینا شروع کر دے تو آپ مندرجہ ذیل طریقوں میں سے ایک طریقہ اپنا سکتے ہیں۔

گولیوں کو چمچے میں رکھیں اور نرم کرنے کے لئے دو تین قطرے پانی کے ڈالیں کچھ لمحے بعد دو تین قطرے پانی کے اور چمچ میں ڈالیں اب گولیوں اور پانی کو اچھی طرح ملا لیں اور اس محلول کو اپنے بچے کو پلا دیجئے۔

نوٹ: مکسچر میں گرم پانی ہرگز استعمال نہ کریں:

پسی ہوئی گولیوں کو ایک برتن میں اپنے بچے کی غذا کے ایک حصے میں یا تھوڑے سے دودھ میں ملا لیں اس دوا والی غذا کو اپنے بچے کے بقیہ کھانے سے الگ رکھیں مثال کے طور پر اگر آپ کا بچہ صبح میں دو بڑے چمچ ٹھوس غذا کے لیتا ہے تو گولیوں کو آدھا چھوٹا چمچہ (1/2 teaspon) کے مقدار کے مطابق غذا میں ملائیں اور اسے الگ برتن میں رکھیں کچھ ڈاکٹر حضرات یہ تجویز کرتے ہیں کہ آپ اپنے بچے کو دوا دینے کے آدھے گھنٹے بعد بقیہ غذا کھلائیں اس طرح آپ کو پتہ چل جائے گا کہ آپ کے بچے نے پوری دوا لے لی ہے۔

گولیوں کو بچے کی پوری غذا میں نہ ملائیں اور نہ ہی گولیوں کو دودھ کی فیڈر میں ڈال کر دیں یاد رکھیں بچہ پوری غذا یا دودھ نہیں لیتا اس طرح دوا کے ضائع ہونے کا خدشہ ہے۔

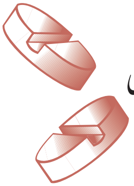

جب آپ کا بچہ گولیاں کھانے کے لائق ہو جائے:

اگر آپ کا بچہ ذرا اور بڑا ہے تو آپ اس کے منہ میں پوری گولی بھی ڈال سکتے ہیں چونکہ یہ گولیاں چھوٹی ہیں اسی وجہ سے منہ میں گھل جاتی ہیں یا پوری نگل لی جاتی ہیں اور اگر بچہ گولیوں کو چبا (chew) لے تو اس میں بھی کوئی مضائقہ نہیں۔